بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

نظرات

اسلامی معاشرہ میں فرد و جماعت کا باہمی ربط و تعاون کچھ اس درجہ مضبوط ہے کہ اجتماعیات کے ایک طالب علم کے لئے فرد و جماعت کے درمیان خط فاصل کھینچنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے اس تعلق کو بکمال بلاغت "انما المومنون اخوۃ" سے تعبیر فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کے معاشرہ کو ایک بدن قرار دیتے ہوئے افراد کو اس بدن کے اعضاء سے تشبیہہ دے کر قرآن کے متن کی نہایت معنی خیز و جامع تفسیر فرمائی، جس طرح بدن اعضاء کے بغیر کوئی وحدت نہیں بنتا اعضاء بھی بدن کے بغیر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

اس معاشرہ میں فرد و جماعت کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے والی قوت اسلامی اصولوں سے محبت اور احکام قرآنی کا نفاذ ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کو اپنا یہ مقصد اتنا عزیز ہے کہ اسے حاصل کرنے کی راہ میں نہ رشتہ داریاں حائل ہوتی ہیں نہ مال و دولت کی محبت، نہ رنگ و نسل کے [illegible] تعصبات، الغرض یہ معاشرہ اللہ کے احکامات کو نصب العین بنا کر پوری ہم آہنگی سے [illegible] بڑھتا رہتا ہے اور اپنے بلند مقصد کے حصول کے [illegible] اور لغو کاموں سے اعراض کرتا ہے۔

قرآن مجید کے اصول اور رسول کی تعلیمات کے بنیادی احکام میں سے ایک اصل [illegible] ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

ان اللہ یامرکم ان [illegible] — بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان

الی اھلھا [illegible] — مستحقین کو ادا کر دو۔

[illegible] — [illegible] ہماری رہنمائی کرتی۔

ور ہماری انفرادی واجتماعی زندگی پر یہ فریضہ کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

امانت کا لفظ عربی میں بڑی وسعت وجامعیت کا حامل ہے۔ اس کا زندگی کے ہر پہلو سے تعلق ہے اور فرد و معاشرہ پر اس کی ذمہ داری یکساں عائد ہوتی ہے۔ امانت وہ ذمہ داری ہے جسے کسی پر ڈال کر آدمی بے خوف ہو جائے۔ وہ حق بھی امانت کہلاتا ہے جسے کسی کے پاس رکھوا کر انسان امن حاصل کرلے اور وہ چیز بھی جسے کسی کے پاس چھوڑ کر اطمینان ہو جائے کہ وہ تلف نہ ہوگی۔ الغرض امانات ان تمام حقوق و واجبات، ان تمام ذمہ داریوں، ان تمام صلاحیتوں اور قوتوں اور دیگر ان تمام اشیاء کے لئے عام ہے جن کو دے کر ان کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی جائے اور اس امر کی تکلیف دی جائے کہ انہیں ان کی صحیح جگہوں پر رکھا جائے اور اس میں کمی کئے بغیر انہیں پورا پورا ادا کیا جائے۔ اس لفظ کے مفہوم میں محض ذمہ داری، حق یا رکھوائی ہوئی چیز کا تصور ہی نہیں بلکہ امن، بے خوفی اور اعتماد و بھروسہ کا مفہوم بھی شامل ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چیز کا غلط اور ناجائز استعمال جس سے امن و اعتماد میں خلل پڑے، امانت کے منافی ہوگا۔

انفرادی زندگی میں غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہماری ہر قوت وصلاحیت، ہمارے بدن کا ایک ایک عضو، ہماری زندگی کا ایک ایک سانس امانت ہے اور ہم پر اس کی طرف سے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اسے پر امن استعمال کے ذریعہ صحیح جگہ پر استعمال کریں۔ اپنے آپ کو عقل وصحت، جسم و صلاحیت کے اعتبار سے کامل بنانا حتیٰ کہ خون کے دوران کو بدن میں جاری رکھنا، غذا میں افراط و تفریط نہ کرنا بھی ادائے امانت میں شامل ہے۔

انفرادی زندگی کے بعد پہلا مرحلہ خاندانی روابط کا ہے۔ ماں باپ کا اپنے بچوں کی پرورش، تعلیم و تربیت سے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا، مردوں اور عورتوں کا اپنے خانگی فرائض اور اپنے ازدواجی تعلقات ذمہ داری اور قرینہ سے نبھانا، قرابت داروں کے حقوق کی اس طرح نگرانی کرنا کہ ان تعلقات میں کہیں حقوق کی ادائیگی میں ایسی خیانت نہ ہو جو رنجش و بے اطمینانی کا باعث بن سکے اور عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے۔

اس سے آگے بڑھ کر پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنا۔ اپنی صلاحیتوں کے مطابق ان کی دیکھ بھال کرنا، محلہ کا ماحول درست کرنا، راستوں اور گلیوں کی صفائی کا انتظام کرنا۔ امکانی امن اور

دیگر سہولتیں پیدا کرنا، معذوروں اور مجبوروں کی دستگیری کرنا، صحت کی دیکھ بھال کے لئے شفاخانے اور تعلیم کے لئے مدارس کا انتظام کرنا، عبادات اور اجتماعی امور طے کرنے کے لئے مساجد تعمیر کرنا، یہ سب گھر، محلہ اور شہر کے فرائض ہیں جن کا بجالانا اداء امانت کہلائے گا۔

معالج کا اپنے فن سے متعلق نو بہ نو معلومات رکھنا، اپنے مریض کی طرف پوری توجہ دینا، اس کی بیماری کا دلچسپی اور غور سے صحیح علاج کرنا، مناسب مشورے دینا اور اپنے پیشے سے متعلق پوری ذمہ داریاں بجالانا اداء امانت کہلائے گا۔

اساتذہ و طلبہ کا اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح انجام دینا، طلبہ کا علم حاصل کرنے میں انہماک، اساتذہ کا احترام، اپنے موضوع میں تحقیق کرنا اور امکانی حد تک اس میں مہارت حاصل کرنا، اساتذہ کا طلبہ کی صحیح رہنمائی کرنا، انہیں تحقیق و جستجو کی تربیت دینا، تعلیم کو بدعات و خرافات اوہام و اباطیل سے پاک صاف کرنا اور صحیح دینی تعلیم دینا، یہ سب اداء امانت ہے۔

[illegible]وں اور باغبانوں کا اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا اور پیداوار بڑھانے میں اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنا، ملک میں کسی کارآمد زمین کو بے کار نہ چھوڑنا، ہر جدید و مفید طریقے سے استفادہ کرنا اداء امانت ہے۔

تاجروں اور صنعت کاروں کا دیانت داری سے معاملہ کرنا، ناپ تول میں کمی نہ کرنا، [illegible] اشیاء فراہم کرنا، نئے نئے کارخانے قائم کرنا، اپنے ملازمین کے ساتھ عادلانہ سلوک کرنا [illegible] نیز ملک کی مصنوعات کے لئے باعث فروغ ہو، اداء امانت میں شامل ہے۔

عوام کا اپنے حقوق و واجبات پہچاننا، اپنے معاملات کے انتظام کے لئے [illegible] اور [illegible] افراد کا انتخاب کرنا، [illegible]

[illegible]

ائید کرنا، ذاتی مفاد یا دوسروں کے مفاد کے لئے ملک و ملت کے ساتھ غداری نہ کرنا، صحیح معلومات
پہنچانا، ملک کے باشندوں کو بددیانت لیڈروں سے نجات دلانا، قوم کو مقصد کی لگن دینا، اسے
طل کے پرکھنے کا معیار دینا یہ سب اداء امانت ہے۔

حکومت کا خود کو عوام کا خادم اور ان کی فلاح و بہبود کا منتظم سمجھنا، عوام کے
نمائندوں سے امور مملکت میں مشورہ لینا اور اس کی پابندی کرنا، عوام کی تکالیف
ر کرنا، مظلوم کی دادرسی کرنا، ملک سے فقر و فاقہ کو جڑ سے نکال پھینکنا، ملکی دولت
ح استعمال کرنا، اقرباء پروری نہ کرنا، رشوت کو ختم کرنا، اجتماعی عدل قائم کرنا بھی
ء امانت ہے۔

الغرض فرد و معاشرہ میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ادائے امانت کا حکم دیتا ہے۔ ہر
پر اداء امانت کا لحاظ رکھنا ہمارا فرض ہے اس لئے کہ ہر غلط اقدام امانت میں خیانت کے
ت ہے اور اس سے فرد یا معاشرہ کو نقصان پہنچنا شروع ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیئے یہ
امانت کا فریضہ اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہی پوری طرح انجام پاسکتا ہے
لب ہم ادائے امانت کا حق پورا پورا ادا نہ کریں گے معاشرہ سے بے چینی و بدنظمی
ر ممکن نہیں ہوگا۔

آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند